محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

نگران اعلیٰ: حافظ ضیاء اللہ رؤف

ایڈیٹر: محمد عظیم حاصلپوری

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

ماہنامہ مجلہ حاصل پور

المحمدیہ

بیاد

حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ

مولانا عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ

حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ

شمارہ نمبر 20

صفر 1436ھ دسمبر 2015ء

- رسول اللہ ﷺ کے داماد
- رسول اللہ ﷺ کے ربائب
- نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارکہ
- ہیلو کہنے سے پرہیز کریں۔۔!
- حاصل پور سے ضلع رحیم یار خان کا سفر

ناشر محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور

0301-6131916 - 0313-2501221

تذکرہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم

نمبر شمار	نام	والد	والدہ	آغاز خلافت	مدت خلافت	وفات	عمر	تدفین
۱	ابوبکر صدیق	ابوقحافہ	سلمی بنت صخر	۱۱ ہجری	۲ سال ۶ ماہ	منگل ۱۳ھ	۶۳	حجرہ عائشہ
۲	عمر فاروق	خطاب	حنتمہ بنت ہاشم	۱۳ ہجری	۱۰ سال	۲۴ھ محرم	۶۲	حجرہ عائشہ
۳	عثمان غنی	عفا	اروی بنت کریز	۲۴ ہجری	۱۱ سال	جمعہ ۳۵ھ	۸۲	البقیع
۴	علی المرتضیٰ	ابوطالب	فاطمہ بنت اسد	۳۵ ہجری	۵ سال	جمعہ ۴۰ھ	۵۸	کوفہ
۵	حسن	علی مرتضیٰ	فاطمہ بنت محمد	۴۰ ہجری	۷ ماہ	۴۰ھ شعبان	۴۷	البقیع
۶	معاویہ	ابوسفیان	ہند بنت عتبہ	۴۰ ہجری	۲۰ سال	۶۰ھ رجب	۷۸	دمشق
۷	یزید	امیر معاویہ	میسون بنت بحدل	۶۰ ہجری	۳ سال	ربیع ا، ۶۴ھ	۳۸	دمشق
۸	معاویہ	یزید	ام خالد بنت ہاشم	۶۴ ہجری	۴۰ دن	۶۴ ہجری	۲۳	دمشق
۹	عبداللہ	زبیر	اسماء بنت ابی بکر	۶۴ ہجری	۱ سال	۷۳ھ	۷۳	مکہ
۱۰	مروان	حکم	زرقاء	۶۴ ہجری	ڈیڑھ سال	۶۵ھ	۶۳	دمشق
۱۱	عبدالملک	مروان	عائشہ بنت معاویہ	۶۵ ہجری	۱۱ سال	۸۶ھ	۶۰	دمشق
۱۲	ولید	عبدالملک	ولادہ بنت عباس	۸۶ ہجری	۱۰ سال	۹۶ھ		دمشق
۱۳	سلیمان	عبدالملک	ولادہ بنت عباس	۹۶ ہجری	۳ سال	۹۹ھ		دمشق
۱۴	عمر	عبدالعزیز	ام عاصم لیلی	۹۹ ہجری	۲ سال ۶ ماہ	۱۰۱ھ		حمص

بحوالہ: اسد الغابة ٤/ ١٥٩، تاريخ الطبرى ٤/ ٤١٥، تاريخ الاسلام للذهبى (عصر الخلفاء الراشدين: ص ٤٨١-٦٥٧) أمهات الخلفاء لابن حزم الأندلسى (ص ١٢-١٦)

سرپرست
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللطیف حفظہ اللہ
(بہاولپور)

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی ماہنامہ مجلّہ

المحمدیہ

حاصل پور
جلد نمبر 2

نگران اعلیٰ
متوجناب حافظ رضاءاللہ رؤف صاحب حفظہ اللہ
(گوجرانوالہ)

چیف ایگزیکٹو
میاں شعیب انجم

شمارہ نمبر 20
صفر 1436ھ
دسمبر 2015ء

چیف ایڈیٹر
مجیب الرحمٰن سیاف

سب ایڈیٹر
عبدالشکور فائق

لیگل ایڈوائزر
توقیر احمد گل
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

معاون ایڈیٹر
زاہد محمود نیزانی، قاری عثمان فاروقی

مجلس ادارت

الشیخ عبدالستار حماد حفظہ اللہ (میاں چنوں)
مولانا عبداللہ چشتی حفظہ اللہ (بہاولنگر)
مولانا عبدالقدوس (چشتیاں)
مولانا عبدالحی عابد حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا حبیب الرحمٰن ضیاء حفظہ اللہ (وھاڑی)
مولانا غلام اللہ حفظہ اللہ (میلسی)
مولانا محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا اقدس الٰہی حفظہ اللہ (لاہور)
مولانا زبیر گورداسپوری حفظہ اللہ (بورے والا)
مولانا اسماعیل عتیق حفظہ اللہ (وہاڑی)

مجلس مشاورت

حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا محمد مالک بھنڈر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا رحمت اللہ شاکر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا حافظ عمران عریف حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
پروفیسر حافظ سعید کلیروی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا ریاض الرحمن حفظہ اللہ (فورٹ عباس)
مولانا زاہد ارشاد حفظہ اللہ (وہاڑی)
مولانا ابوبکر طارق حفظہ اللہ (کاگومنڈی)

خط وکتابت

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر
جالندھر کالونی وہاڑی روڈ
حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

زرتعاون

ماہانہ
00.....روپے
سالانہ
00.....روپے

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا

ای میل، فیس بک:
Hasalpuri@gmail.com
Muhammadia.irc@gmail.com
مجلہ کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے:
Www.Muhammadia-irc.blogspot.com

سرکولیشن مینیجر
زبیرالرحمٰن حاصلپوری
0313-2501221
062-2442916

نوٹ:
مجلہ المحمدیہ اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن مینیجر کے نمبر پر کال کیجئے۔

خصوصی نمائندہ حاصل پور
محمد عمران حاصل پوری
0321-7592205
0306-8917086

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن

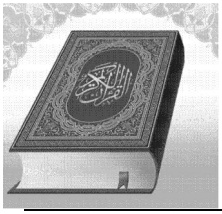

سفارشِ رسول ﷺ پانے والے

محمد عظیم حاصل پوری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا﴾

''روز قیامت کوئی سفارش فائدہ نہ دے گی سوائے اس شخص کی سفارش کے جسے رحمان نے اجازت دی ہو اور اس کی سفارش کی بات اللہ تعالیٰ کو پسند بھی آئے گی'' (سورۃ طہ:۱۰۹)

سفارش وشفاعت برحق ہے اور روز قیامت اللہ اپنے بندوں پر شفقت ومحبت کرتے ہوئے ان کے لیے محمد کریم ﷺ کو سفارش کرنے کی اجازت دیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں روز قیامت ساری اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے میں سفارش کروں گا، سب سے پہلے میری سفارش قبول ہوگی''

صحيح مسلم ، فضائل النبی ﷺ ، باب فضل نبينا على جميع الخلائق(٦٩٤٠)

آپ ﷺ کی شفاعت پانے والے لوگوں کی مختلف اقسام ہیں۔

① وہ لوگ ہوں گے جو جہنم میں داخل ہوئے بغیر مختلف اوقات میں جنت میں جائیں گے۔

② وہ لوگ ہوں گے جو آپ ﷺ کی شفاعت کی بدولت بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔

③ وہ خوش نصیب جن کا حساب وکتاب ہوگا لیکن انکے اعمال صالحہ میزان میں بھاری ہوں گے ،رسول اللہ کی سفارش سے یہ بھی جنت میں داخل ہوجائیں گے۔

④ وہ لوگ ہوں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر برابر ہوں گی یہ لوگ پہلے مقام اعراف میں ٹھہرائے جائیں گے اعراف وہ مقام ہے جو جنت اور جہنم کے درمیان ہے جہاں نہ جنت کی نعمتیں ہیں اور نہ جہنم کا عذاب، وہاں یہ رحمت الٰہی کے طلبگار ہوں گے انہیں بھی شفاعت رسول ﷺ حاصل ہوگی اور

جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

⑤ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں برائیوں سے کچھ کم ہوں گی ان کا جہنم میں جانا طے ہو جائے گا مگر آپ ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے یہ لوگ بھی جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔

عقيدة طحاوية ، باب الشفاعة (ص/ ٢٢٩۔٢٣٣)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے

''بے شک میری سفارش روز قیامت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہوگی۔''

ابن ماجه ، الزهد ، باب ذكر الشفاعة (٤٣١٠) صحيح

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے اختیار دیا گیا کہ میں شفاعت کو اختیار کرلوں یا اپنی نصف امت جنت میں داخل کروا لوں، تو میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا اور یہ اس شخص کے لیے ہے جس نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا'' الترمذی ، صفة القيامة والرقائق واورع ، باب منه (٢٤٤١) صحيح

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے مجھ پر دس بار صبح اور دس بار شام درود بھیجا اس کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی'' صحيح الجامع الصغير (٦٣٥٧)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے بڑا خوش نصیب کون ہوگا' جس کے حق میں آپ شفاعت کریں گے؟ تو آپ نے جواب دیا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مجھے یقین تھا کہ اس بارے میں تم ہی مجھ سے سوال کرو گے۔ (کیونکہ تمھیں احادیث سننے کا زیادہ شوق رہتا ہے، تو سنو)

''روز قیامت میری شفاعت کی سعادت اسے نصیب ہوگی جس نے اپنے دل کی گہرائیوں سے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا (اور اس کے واجبات پر عمل کیا)''

سنن ترمذی ، الدعوات (٣٣٨٣)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس حدیث

خصوصیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مجیب الرحمٰن سیاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي» [سنن الترمذی، المناقب (٣٦١١)]

''میں سب سے پہلے زمین سے نکلوں گا پھر مجھے جنتی لباس پہنایا جائے گا پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا میرے سوا تمام مخلوق میں سے کوئی بھی اس جگہ کھڑا نہ ہوگا۔''

اللہ رب العزت نے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانیت سے افضل واعلیٰ مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے وہاں آپ کو بہت سی ایسی خوبیاں اور خصوصیات بھی عطا فرمائی ہیں جو تمام انبیاء اور کل کائنات سے آپ کو ممتاز کرتیں ہیں۔

۱۔ روز قیامت تمام نبیوں سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہوں گے۔ (صحیح مسلم: ۱۹۶)

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں کی سیر یعنی معراج کروایا گیا جو آپ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں نصیب ہوا۔ (الاسراء: ۱)

۳۔ جنت میں سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ داخل ہوں گے ساری کائنات کی جنت میں داخل ہونے والوں کی ایک سو بیس (۱۲۰) صفیں ہوں گی اسی (۸۰) امت محمدیہ کی اور باقی چالیس دوسری امتوں کی۔ (ترمذی: ۲۵۴۶) حسن

۴۔ روز قیامت قبر مبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے نکلیں گے۔ (مسلم: ۱۷۸۲)

۵۔ سب سے پہلے پل صراط سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی گزریں گے۔ (بخاری: ۶۵۷۳)

۶۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (بخاری: ۸۷۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التراجم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربائب

تحریر.....ابوعبدالرحمٰن شاکر

ربائب ایسی اولاد کو کہتے ہیں جو بیوی کی پہلے شوہر سے ہو۔ اگر آدمی نے عورت سے نکاح کے بعد صحبت کر لی ہے تو اس کی بیٹی ربیبہ سے نکاح نہیں ہوسکتا اور اگر صحبت سے پہلے کسی عورت کو طلاق دے دی تو اس کی بیٹی سے نکاح ہوسکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَ رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَ حَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ . (النساء:٢٣)

''تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں اور جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو اُنکی لڑکیاں جن کی تم پرورش کرتے ہو (وہ بھی تم پر حرام ہیں) ہاں اگر اُن کیساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو تو (اُن کی لڑکیوں کیساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے صُلبی بیٹوں کی عورتیں بھی اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی (حرام ہے) مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بیشک اللہ بخشنے والا (اور)

رحم والا ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے اپنی حقیقی اولاد اور تمام ربائب کو بھی جو مسلمان ہوئے اپنے اہل بیت میں اور گھر والوں میں شمار کیا ہے۔ اسی لیے ہم نے اس مقام پر نبی کریم ﷺ کی اولاد میں ربائب کو بھی ذکر کیا ہے نبی کریم ﷺ کی ازواج میں سے بعض کے ہاں اولاد نہیں ہوئی۔ نہ پہلے خاوند سے اور نہ جناب محمد ﷺ سے اور بعض کے ہاں اولاد ہوئی مگر بچپن میں فوت ہوگئی۔ نبی کریم ﷺ کے پاس ربائب نہیں بنی۔ مگر سیدہ خدیجہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما آپ کی ازواج میں دو ایسی ہیں کہ ان کی اولاد رسول اللہ ﷺ کی ربائب بنی ہیں۔ ان کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

ہند بنت عتیق بن عابد مخزومی

سیدہ خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر سے ایک بیٹی تھی جس کا نام ہند تھا اس کی کنیت ام محمد تھی۔ اس کی شادی اپنے چچازاد صیفی بن امیہ بن عابد سے ہوئی وہ غزوہ بدر میں حالت کفر میں مارا گیا۔ ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام محمد تھا۔ اسی محمد کی اولاد کو حضرت خدیجہ کی طرف نسبت کی وجہ سے بنوالطاہرہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

طبقات ابن سعد ۸/ ۱۵۔

ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہما

یہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے پہلے شوہر ابو ہالہ سے ہیں۔ یہ مشرف بااسلام ہوئے معرکہ بدر میں اور احد میں شامل تھے۔ ۳۶ ہجری واقعہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے ان سے کئی ایک احادیث مروی ہیں۔ الاصابة ٦/ ٤٣٦۔

ہالہ بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ

یہ بھی خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر ابو ہالہ کے بیٹے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے بڑی محبت کرتے تھے۔ خدیجہ کی اس بہن کا نام بھی ہالہ بنت خویلد تھا۔ (فتح الباری ۷/ ۱۷۵)

رسول اللہ ﷺ ان سے بڑی محبت کرتے تھے کہ ایک دفعہ آپ سوئے ہوئے ہیں اچانک ہالہ آ گئے آپ کی آنکھ کھلی تو آپ نے انھیں سینے سے لگالیا اور فرمایا: ہالہ، ہالہ، ہالہ۔
أسد الغابة ٤/ ٢٦٨ الإصابة: ٦/ ٤٠٦۔

حارث بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ

یہ بھی خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں۔ اولین اسلام قبول کرنے والوں میں سے تھے دعوت اسلام میں پیش پیش تھے ایک دن رکن یمانی کے پاس لوگوں کو بڑے جوش وخروش سے دعوت دے رہے تھے کہ انھوں نے حملہ کر کے انھیں شہید کر دیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے دفاع کرتے ہوئے شہید کیا گیا تھا۔ یہ اسلام کے لیے جان قربان کرنے والوں میں سب سے پہلے تھے۔ (الإصابة ١/ ٦٩٦)

طاہر بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ

یہ بھی خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں ان کے والد ابو ہالہ ہیں۔ یہ بھی مشرف با اسلام ہوئے رسول اللہ ﷺ نے انھیں بعض ساتھیوں کے ساتھ یمن کی طرف زکوۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تھا۔
الإصابة: ٣/ ٤١٨ ، أسد الغابة: ٢/ ٤٨٢۔

عبدالرحمٰن بن مکران بن عمرو رضی اللہ عنہ

یہ ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں سیدہ سودہ کے پہلے شوہر مکران کے بیٹے ہیں۔ مشرف باسلام ہوئے تھے جنگ جلولا (فارس) میں شہید ہوئے۔

سلمہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ

یہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے ہیں یہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے ہیں، یہ اولاد میں بڑے بیٹے تھے اسی وجہ سے ام سلمہ اور ابوسلمہ کی کنیت معروف ہے آپ نے اس کی شادی اپنے رضاعی بھائی اور چچا حمزہ بن عبدالمطلب کی بیٹی امامہ بنت حمزہ سے کروائی تھی عبدالملک بن مروان کے زمانہ تک یہ زندہ رہے اور مدینہ میں وفات پائی۔

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ

یہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دوسرے بیٹے ہیں۔۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بحرین اور فارس کے حاکم بنائے گئے۔سعید بن مسیّب اور ابوامامہ بن سہل، عروہ بن زبیر نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔۸۳ ہجری میں وفات پائی۔

طبقات ابن سعد (٨/ ٨٧) أسد الغابة ٧/ ١٠٢۔

زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا

یہ بھی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی ہیں ان کے پہلے شوہر ابوسلمہ سے یہ صحابی رسول عبداللہ بن زمعہ کی بیوی بنی۔زینب کا نام پہلے برہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے زینب رکھا۔

(صحيح مسلم، الآداب: ٢١٤٢)

آپ اسے پیار سے زناب کہتے تھے اور فرمایا کرتے تھے اے ام سلمہ:

«أَيْنَ زَنَابُ مَا لِي لَا أَرَى زَنَابَ».

''ننھی زینب کہاں ہے؟ مجھے زینب دکھائی نہیں دے رہی۔''

(مسند أحمد(٢٦٦١٩))

زینب کہتی ہیں میں چھوٹی بچی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے سے پہلے میرے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتے تھے۔عطاف بن خالد کی والدہ کہتی ہیں کہ میں نے زینب کو بڑھاپے میں دیکھا کہ ان کا چہرہ تروتازہ تھا ان پر بڑھاپے کے آثار نہ تھے۔یہ پانی کے چھینٹوں کی بدولت تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچپن میں ان کے چہرے پر مارتے تھے۔

أسد الغابة ٥/ ٢٩٩ الإصابة: ٨/ ١٦٠۔

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ زینب اپنے زمانے کی سب سے زیادہ فقیہہ خاتون تھیں۔

الاستيعاب ٤/ ١٨٥٤۔

سیدہ زینب نے ۷۳ ہجری کو مدینہ منورہ میں وفات پائی بقیع غرقد میں مدفون ہوئیں۔

طبقات ابن سعد ٨/ ٣٣٧۔

ام کلثوم بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا

یہ بھی ام سلمہ ام المؤمنین کی پہلے شوہر ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بیٹی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ ہیں کتب احادیث میں ان سے احادیث مروی ہیں موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ایک حدیث ذکر کی ہے جس میں شاہ نجاشی کی وفات کا ذکر ہے۔

درہ بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا

یہ بھی ام المؤمنین ام سلمہ کی ان کے پہلے شوہر ابوسلمہ سے بیٹی ہیں ام حبیبہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ درہ سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو آپ نے فرمایا: نہیں ایسا نہیں ہے کیونکہ اگر وہ میری ربیبہ نہ بھی ہوتی تب بھی حلال نہ تھی کیونکہ اس کا باپ ابوسلمہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ صحیح البخاری: ۵۱۰۱۔

حبیبہ بنت عبیداللہ بن جحش رضی اللہ عنہا

یہ ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی ان کے پہلے شوہر عبیداللہ بن جحش سے تھیں انہی کے نام پر ان کی کنیت ام حبیبہ ہے ورنہ تو اس کا نام رملہ یا ہند ہے۔

طبقات ابن سعد (۸/ ۷٦)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیاحت

حاصل پور سے ضلع رحیم یار خان کا سفر

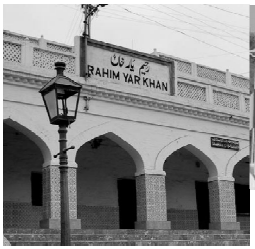

سنو گے حشر میں تو حشر ہو گا
یہیں سن لو تو قصہ مختصر ہے

تحریر.....محمد عظیم حاصل پوری

بتاریخ 13-10-2015 بروز منگل نماز فجر کی ادائیگی کے بعد ہمارا سفر اپنے شہر حاصل پور سے شروع ہوا' شہر حاصل پور جسے دریائے ستلج سے پندرہ کلو میٹر دور ایک پرانے دریائی نشیب ''پاکھالا'' کے کنارے جوگی خان گھمرانی نامی داؤد پوترہ سردار کے بیٹے حاصل خان نے اپنے نام سے 1725ء میں آباد کیا تھا' ہمارے سفر کے رفقاء میں محترم زاہد مجید' راشد سلیم اور جاوید اکرم بھائی شامل تھے اور سائق کی ذمہ داری جاوید پاشا صاحب ادا کر رہے تھے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق ہمیں سب سے پہلے صادق آباد پہنچنا تھا۔

تقریباً صبح سات بجے ہم بہاولپور ناشتے کے لیے رکے اور داتا ناشہ ہاؤس سے ناشتہ کیا' حاصل پور سے بہاولپور سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے' یہ حاصل پور کا ضلع ہے، دریائے ستلج کے جنوبی کنارے پر آباد ماضی کی ایک بستی ''جھوک رانجھا'' آج کا بہاولپور ہے' یہ ماضی کی ریاست بہاولپور کا دارالحکومت تھا۔ ریاست بہاولپور پہلی ریاست تھی جس نے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا۔ اس بستی کا نام نواب بہاول خان اول 1749-1727ء) نے 1748ء میں بہاولپور رکھا۔ بہاولپور شہر کے قیام سے اکیس سال پہلے اس ریاست کا آغاز پرجانی داؤد پوتروں کے سردار صادق محمد خان اول 1746-1727ء) سے ہوتا ہے جس کا سلسلہ نسب عباسیہ سے جا ملتا ہے۔

بہاولپور کا شمار پاکستان کے بڑے شہروں میں ہوتا ہے۔ بہاولپور میں زیادہ تر لوگوں کا پیشہ

زراعت ہے۔جس کی آبادی 408,395 بمطابق 1998 ہے، یہ ملتان سے 90 کلومیٹر لاہور سے420 کلومیٹر اور اسلام آباد سے700 کلومیٹر دور ہے۔

قریب قریب 8 بجے ہم بہاولپور سے چل نکلے تھے اور الحمدللہ بخریت 11:30 بجے صادق آباد پہنچ گئے صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی ایک تحصیل ہے، صادق آباد کی بہت سی چیزیں ایشیاء میں مشہور ہیں جیسے بھونگ کی مسجد جس کی خوبصورتی بے مثال ہے' ہمیں اسے دیکھنے کا اتفاق تو نہ ہوسکا مگر اسکی چند تصاویر نیٹ پر موجود ہیں آپ بھی ملاحظہ کریں۔

علاوہ ازیں صادق آباد میں FFC کھاد کی فیکٹری اور سجاول کی برفی پنجاب بھر میں معروف ہیں۔

صادق آباد میں سب سے پہلے ہم راشد سلیم بھائی کے پھوپھا جان حاجی عطاء اللہ صاحب جوان کے فادر نسبتی بھی ہیں کے گھر پہنچے' حاجی صاحب بہت دلچسپ آدمی ہیں' ان کی عمر ساٹھ سال کے لگ بھگ ہے' بطور ڈسپنسر ملازمت سے ریٹائرڈ ہیں' راشد بھائی کے برادر نسبتی سمیع اللہ صاحب نے پرتکلف ضیافت کا انتظام کیا' حاجی صاحب ضیافت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ خوب سیاسی ماحول پر روشنی ڈالتے رہے اور اپنی ملازمت کے دوران کے وہ کئی واقعات بھی ہمیں سناتے رہے جوان کے ساتھ ہمارے علاقہ میں پیش آئے تھے۔راقم تو بس سر ہلاتا رہا مگر زاہد مجید بھائی نے خوب سیاسی گفتگو میں حاجی صاحب کا ساتھ دیا۔اس وقت مجھے علامہ اقبال یاد آرہے ہیں:

اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں.....نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے
الکشن، ممبری، کونسل، صدارت.....بنائے خوب آزادی نے پھندے
میاں نجار بھی چھیلے گئے ساتھ.....نہایت تیز ہیں یورپ کے رندے

12:30 بجے حاجی عطاء اللہ صاحب سے اجازت لے کر ہم جامع مسجد اڈا منٹھار والی مسجد میں قاری نعیم صدیقی صاحب کے پاس پہنچے قاری صاحب راقم کے بڑے بھائی ہیں انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں چک 75 فتح میں حاصل کی اور پھر حاجی عبدالکریم صاحب جو کہ اس وقت اوڈانوالا میں زیر تعلیم تھے قاری صاحب کو ساتھ لے گئے۔آپ نے کچھ دیر وہاں پڑھا اور پھر مولانا عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ کے مدرسہ جامعہ محمدیہ شکار پوری گیٹ میں چلے آئے' وہاں سے حفظ قرآن کے بعد صادق آباد میں شیخ زاہدی صاحب کے جامعہ میں کتب کے شعبہ میں داخل ہو گئے،حالات کی ناسازی کی بنا پر آپ اپنی تعلیم مکمل نہ کر پائے اور اڈا منٹھار والی جامع مسجد میں تا حال تدریسی فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔

قاری نعیم صدیقی صاحب ظہر کی نماز کے لیے ہمیں جامع مسجد ابوبکر 169/P میں لے گئے' اس مسجد کے ملحق الاصلاح سکول بھی تھا جو فضیلۃ الشیخ حافظ ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ نے تعمیر کروایا تھا' نماز ظہر باجماعت ادا کی' سکول کا وزٹ کیا' وہاں ہماری ملاقات حافظ ساجد صاحب سے ہوئی' واپسی پر بھائی طلحہ بلال کی مسجد میں بھی گئے جہاں بھائی نعیم کے استاد قاری نواز صاحب سے ملاقات ہوئی۔پروفیسر یوسف ضیاء صاحب جو کہ علیل تھے ان کی عیادت وزیارت کے بعد دوپہر کا کھانا قاری نعیم صاحب اور بھتیجے عبداللہ نے بڑی محبت سے پیش کیا' اللہ تعالیٰ ان کے مال وجان اور رزق میں برکت عطا فرمائے۔

اب ہمارا قافلہ صادق آباد کی اہم ترین شخصیت فضیلۃ الشیخ حافظ ثناء اللہ بن امام دین زاہدی حفظہ اللہ کی زیارت کے لیے نکلا' قاری نعیم صاحب نے شیخ سے پہلے ہی سے وقت طے کر رکھا تھا' خیر ہم 2 بجے کے قریب شیخ زاہدی صاحب کے مرکز ''الاصلاح اسلامک ایجوکیشن سسٹم'' میں پہنچے' علماء والی صفات سے متصف روحانی چہرہ آج پہلی بار اتنی قریب سے دیکھنے کا موقع ملا تھا' شیخ کی محبت وعقیدت اور ضیافت زندگی کا لمبا عرصہ یاد رہے گی' شیخ نے بڑی محبت سے ہمیں طویل وقت دیا جماعتی زندگی اور ہماری زبوں حالی پر خوب بات ہوئی۔شیخ نے اپنا سکول ومدرسہ اور مکتبہ وزٹ کروایا۔اصل میں شیخ سرمایہ اہلحدیث ہیں،آپ نے دینی تعلیم جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے حاصل کی آپ کے

اساتذہ میں سرفہرست مولانا ابو البرکات رحمہ اللہ، مولانا اعظم رحمہ اللہ اور مولانا الیاس اثری حفظہ اللہ شامل ہیں، آپ نے ایم اے عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اور مدینہ یونیورسٹی سے ۱۴۰۴ھ میں سند فراغت پا کر اپنے وطن واپس لوٹ آئے۔ آپ نے تدریس کا آغاز جامعہ اثریہ جہلم سے کیا اور پھر 1996ء میں صادق آباد تشریف لا کر جامعہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی، جس میں شعبہ تحفیظ اور شعبہ کتب کی تعلیم جاری کی، 2009ء سے یہ ادارہ شہر سے باہر شارع عام پر منتقل ہو گیا اور اب اس ادارہ میں دینی و دنیاوی تعلیم دونوں کو ضم کر دیا گیا ہے اور اس ادارے کا نام ''الاصلاح اسلامک ایجوکیشن سسٹم'' رکھا گیا ہے۔

شیخ نے راقم کو وہ نصاب بھی دیکھایا جو شیخ اپنے اس ادارے کے لیے خود مرتب کر رہے ہیں اور کچھ کلاسز کے لیے ترتیب دے چکے ہیں شیخ کا کہنا تھا کہ اب ہم اس نئے انداز سے تعلیمی میدان میں اتر رہے ہیں اور جلد اس انداز تعلیم کو ہم صادق آباد اور اس کے گرد ونواح میں پھیلا دیں گے۔ آپ کے شاگردوں میں شیخ مبشر ربانی، عبدالمنان راسخ، غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری، الطاف الرحمٰن جوہر، عبدالقہار محسن، عبدالرزاق اظہر، منیر احمد وقار اور قمر الزمان المدینی وغیرہ شامل ہیں۔

موصوف اصول فقہ و میراث میں خاصی دسترس رکھتے ہیں مجھے آپ کے صاحبزادے حافظ عبدالمنان صاحب نے بتلایا کہ آپ اسی موضوع کی تدریس کے لیے اکثر بیرون ملک مصر اور کویت وغیرہ جاتے رہتے ہیں، آپ نے کئی ایک اسلامی ممالک کے علمی سفر بھی کئے ہیں جن میں مصر، کویت، سعودی عرب، عرب امارات، ترقی، عراق، الجزائر، برطانیہ اور افریقہ وغیرہ شامل ہیں۔

مجھے چوک اعظم سے مولانا شفقت رندھاوا صاحب نے بتایا کہ آپ کی اصول فقہ پر ایک کتاب ''تلخیص الاصول'' اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایم اے اسلامیات کے نصاب میں بھی شامل ہے اور عرب کے کئی اہل قلم نے اپنی فقہ کی کتابوں میں شیخ کی کتب کا حوالہ بھی دیا ہے۔ نیز آپ کی معروف کتب میں تحقیق الغایۃ فی رواۃ نصب الرایۃ، تیسر الاصول، حاشیہ نور الانوار (تین جلدوں میں)، نحو اللغۃ دلالۃ واستدلاً وغیرہ ہیں۔

بعد از نماز مغرب راقم کا درس قرآن جامع مسجد اڈا منٹھار پر تھا، درس کے بعد دوستوں سے

ملاقات ہوئی جن میں ریاض محمود بھائی، قاری عبدالصمد صاحب وغیرہ شامل ہیں۔ بعداز درس ہم نے صادق آباد کو الوداع کہا اور رحیم یار خان کی طرف رخت سفر باندھا' رحیم یار خان ضلع اور صدر مقام ہے' انتظامی طور پر شہر 9 یونین کونسلوں میں منقسم ہے۔ 1998ء کی مردم شماری کے مطابق، شہر کی آبادی میں 3.50 فیصد کی سالانہ ترقی کی شرح کے ساتھ 233.537 تھی 2009 کے مطابق یہ 340.810 کے قریب ہے۔شہر کے باشندوں کی اکثریت پنجابی بولتے ہیں، جبکہ سرائیکی ،اردو اور انگریزی بھی کثرت سے بولی جاتی ہے۔ رحیم یار خان کے مختلف تعلیمی اور سرکاری اداروں میں اردو اور انگریزی زبان میں پڑھایا جاتا ہے۔ نیز شہر کی معروف چیزوں میں شیخ زید میڈیکل کالج جو کہ متحدہ عرب امارات کے شیخ زید بن سلطان النہیان مرحوم حکمران کے نام پر رکھا گیا ہے۔شہر میں شیخ زید میڈیکل کالج کا قیام بین الاقوامی نقشے پر ڈالا گیا ہے۔کالج پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی طرف سے تسلیم شدہ ہے۔اور شہر کی دوسری معروف چیزوں میں شیخ زید ہسپتال ہے وہ بھی عرب امارات کی طرف سے اہلیان رحیم یار خان کے لیے خاص تحفہ ہے۔

ہمارے سائق جاوید پاشا صاحب بڑی تیز رفتاری کے ساتھ گاڑی چلا رہے تھے کیونکہ ہمیں نماز عشاء کے بعد صاحبزادہ مولانا ثناء اللہ شاہد قصوری صاحب کے پاس مرکز منہاج الاسلام میں درس دینا تھا۔نہر کنارے پر واقع خوبصورت مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث میں نماز عشاء ادا کی اور چند منٹ وعظ ہوا اور پھر قصوری صاحب کے ہاں ضیافت سے محظوظ ہوئے۔قصوری صاحب عالم باعمل، فاضل نوجوان اور ہر دلعزیز پنجابی کے خطیب ہیں مولانا عبدالمنان راسخ صاحب کے بہنوئی اور مولانا مظفر شیرازی صاحب کے ہم زلف ہیں، موصوف 29 رمضان المبارک 1975ء کو پیدا ہوئے ،ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقہ تحصیل پتوکی میں حاصل کی اور حفظ قرآن اپنے والد محترم قاری عبدالرحیم میر محمدی صاحب سے مدرسہ ریاض الجنہ بونگہ بلوچاں پھول نگر میں کیا' پھر دینی تعلیم کے لیے گوجرانوالہ کا رخ کیا' جامعہ اسلامیہ اور جامعہ محمدیہ کے شیوخ سے فیض حاصل کیا' آپ کے شیوخ میں مولانا حافظ عبداللہ صاحب' مولانا الیاس اثری صاحب، مولانا امین محمدی صاحب، حافظ عبدالمنان نورپوری صاحب اور مولانا عبدالحمید ہزاروی صاحب وغیرہ سرفہرست ہیں۔ 1996ء میں آپ نے جامعہ

محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ سے سند فراغت حاصل کی' ابوتراب طب اسلامی کالج بوہڑ چوک لاہور م سے دوسال طب کا کورس کیا' میٹرک گوجرانوالہ بورڈ سے کیا' مکمل وفاق المدارس کے امتحانات جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں دیے۔

تعلیم سے فراغت کے بعد آپ دعوت وتبلیغ کے میدان میں اتر آئے' کچھ عرصہ موڑ کھنڈا اور ضلع شیخوپورا میں خطابت کے فرائض سرانجام دیئے' پھر جولائی 1998ء شہر رحیم یار خان تشریف لے آئے' پہلے خطابت وامامت کے ذمہ داری جامع مسجد مبارک مسلم بازار میں دی' پھر ستمبر 2006ء نہر کنارے منٹھار روڈ نزد وائیرلیس پل مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث میں منتقل ہو گئے' اس جگہ اک شاندار مرکز کی تعمیر کا آغاز کیا' 2009ء کو اس مرکز کی تعمیر مکمل ہوئی اور پروفیسر عبدالستار حامد صاحب نے اس مرکز کا باقاعدہ افتتاح کیا' جواب الحمدللہ ایک خوبصورت ادارے کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ جس میں شعبہ حفظ اور طالبات کے لیے کتب کا شعبہ جاری ہے' قصوری صاحب تنظیمی آدمی ہیں آجکل کئی ایک ذمہ داریوں پر فائز ہیں مثلاً ناظم اعلی مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل رحیم یار خان، نائب ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت اہلحدیث صوبہ پنجاب، رکن مجلس شوری مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان، ممبر گورنمنٹ امن کمیٹی ضلع رحیم یار خان.....!

سارے دن کے سفر کی تھکان نے سب کو جھولنا شروع کر دیا تھا، سب ساتھی استراحت فرمانے لگے' راقم نے کچھ دیر قصوری صاحب سے حالات حاضرہ' جماعتی احباب اور دعوت دیں کے کام کے انداز پر تبادلہ خیال کیا اور پھر اپنے جسم کا حق دینے کے لیے بستر پر نیند کے لیے دراز ہو گیا۔ قصوری صاحب کے پاس بتائی ایک رات یقیناً ساری زندگی بھلائی نہیں جائے گی۔

نماز فجر سے پہلے ہی اگلے دن کی مصروفیت آواز دینے لگی۔ بھائی عبدالرحمٰن ہمیں لینے کے لیے پہنچ چکے تھے عبدالرحمٰن بھائی آج کل ایف اے کے سٹوڈنٹ ہیں' دینی تعلیم مکمل کر چکے ہیں انہوں نے ابتدائی دینی تعلیم ام القریٰ رحیم یار خاں سے ہی لی' جامعہ الدعوۃ الاسلامیہ مرکز طیبہ مرید کے سے سند فراغت حاصل کی' عبدالرحمٰن بھائی پروفیسر عطاء اللہ غلزئی صاحب کے صاحبزادے ہیں' غلزئی صاحب مولانا عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے ہیں' آج کل کامرس کالج رحیم

یارخاں میں اسلامیات کے لیکچرار ہیں۔

مولانا قصوری صاحب سے اجازت لے کر ہم نے نماز فجر جامع مسجد باب السلام میں ادا کی، مختصر بیان ہوا، عبدالرحمٰن غلزئی کے ساتھ مرکز ام القری جو کہ جناح پارک کے ساتھ ہے اسکا وزٹ کیا، محترم عطاء اللہ غلزئی صاحب کے گھر پر تکلف ناشتہ ہوا، ناشتہ کے دوران دینی دنیاوی کئی ایک موضوعات پر باہم تبادلہ خیال ہوا۔

ناشتہ کے بعد عبدالرحمٰن بھائی ہمیں مرکز القادسیہ نیازی کالونی لے گئے وہاں مرکز کے مدیر جناب معاویہ بھائی سے ملاقات ہوئی جامعہ کا وزٹ کیا اور قصر (محل) ابوظہبی یا صحرا ابوظہبی کی طرف نکل گئے۔ یہ شہر سے کوئی 25 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک بہت بڑی سیر گاہ ہے جو خاص طور پر پاکستان اور عرب دوستی پر بنائی گئی ہے اس میں شیخ زید بن سلطان النہیان متحدہ عرب امارات کے سابق صدر کے محلات ہیں، یہ ان کے بیٹے اور جانشین خلیفہ بن زید النہیان کی ملکیت ہیں، تقریبا 35 مربع کلومیٹر پر محیط یہ رقبہ مکمل طور پر فوج کے کنٹرول میں رہتا ہے۔ چودہ سے پندرہ مربع میل پر مشتمل ایک لمبی شکارگاہ بھی بنائی گئی ہے جہاں صرف عرب مہمان ہی شکار کر سکتے ہیں۔ اس کے متصل شیخ زید انٹرنیشنل ائرپورٹ بھی بنایا گیا ہے۔ سیاحت کے لیے آئے مہمانوں کے لیے اس کے پاس ایک وسیع وعریض دلکش مناظر سے بھرپور ہوٹل بھی ہے جہاں سے عبدالرحمٰن بھائی نے ہمیں اونٹنی کے دودھ کی چائے بھی پلائی جو وہاں کی سپیشل سوغات تھی۔ بھائی زاہد مجید، راشد سلیم اور جاوید اکرم بھائی نے وہاں کے بہت سے خوبصورت مناظر کو اپنے موبائل کیمروں میں بند کئے۔

اب دن ڈھلنے کے قریب تھا ہم نے عبدالرحمٰن بھائی کا شکریہ ادا کیا اور خان پور کی طرف سفر شروع کر دیا۔ خان پور رحیم یار خان سے 45 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے ہمیں قریب قریب پونا گھنٹہ لگا اور ہم شہر خان پور میں داخل ہو گئے۔

خانپور شہر اور یہاں کی آبادی قدیم ہے اس شہر کی باقاعدہ بنیاد سابق والیِ ریاست بہاولپور نواب بہاول خان عباسی نے 1806ء میں رکھی، جب انہوں نے ایک ذیلی ریاست گڑھی اختیار خان کو اپنی ریاست میں شامل کیا تو اس کا نام بھی اپنے نام کی نسبت سے خانپور رکھا۔ محل وقوع کے لحاظ

سے یہ شہر کافی اہمیت کا حامل ہے لاہور اور کراچی کے وسط میں ہونے سے مین ریلوے لائن اس شہر کے اندر سے گزرتی ہے جو 1880ء کی دہائی میں بچھائی گئی تھی۔ یہاں پر کافی عرصہ تک (1905ء سے لیکر 1985ء تک) ریلوے جنکشن رہا ہے جو بعد میں ختم کر دیا گیا۔

خانپور کوخان پور کٹورہ کہتے ہیں کہ اسکی دو روایات ہیں ایک یہ کہ ماضی میں یہاں کے بنائے ہوئے کٹورے پورے برصغیر میں مشہور تھے دوسرا یہ کہ جغرافیائی لحاظ سے شہر کٹورہ کی مانند ہے اور سیلابی پانی کٹورہ کی طرح جمع ہو جاتا تھا 1927ء میں ہیڈ پنجند شروع ہونے کے بعد سیلابی پانی بند ہو گیا 1973ء کے سیلاب میں پانی سیدھا خانپور میں کٹورے کی طرح جمع ہو گیا۔

سابق ریاست بہاولپور کے دور میں خان پور کا شہر اس ضلع کا صدر مقام رہ چکا ہے مگر 1934ء میں رحیم یار خان کو ضلعی ہیڈ کوارٹر بنا دیا گیا جس کی بناء پر اس کی اہمیت میں کمی واقع ہو گئی ،تاہم اب بھی وہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے اور میونسپل کمیٹی کا درجہ رکھتا ہے۔

خانپور تحصیل کی آبادی 1998ء کی مردم شماری کے مطابق 1,20,382 نفوس پر مشتمل ہے جس میں اب تک کافی حد تک اضافہ ہو چکا ہے جو اب بڑھ کر اندازاً 1,58,784 افراد تک پہنچ چکا ہے۔ کچے کھوئے کے پیڑے اور جمعہ عباسیاں کی کھجوریں یہاں کی مشہور سوغات ہیں۔

خانپور شہر کو تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے خانپور کے نزدیک قصبہ دین پور شریف تحریک آزادی کے حوالہ سے بہت مشہور رہا ہے جب یہ قصبہ تحریک ریشمی رومال کا گڑھ تھا اور مولانا عبیداللہ سندھیؒ اس کا خاص کردار تھے مولانا عبیداللہ سندھیؒ کا مدفن بھی دین پور شریف میں ہے جہاں معروف عالم دین صوفی غلام محمدؒ اور حضرت عبداللہ درخواستیؒ بھی مدفون ہیں۔

ہم نے نماز ظہر جامعہ محمدیہ اہلحدیث میں ادا کی جس کی امام کعبہ محمد بن عبداللہ السبیل حفظہ اللہ نے سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھی تھی یہ ادارہ مولانا قاری عبدالوکیل صدیقی رحمہ اللہ کے نام سے ملک بھر میں جانا جاتا ہے کیونکہ اس ادارے کا آغاز صدیقی صاحب نے ہی ۱۹۸۶ء میں کیا تھا۔ موصوف اصل ہری پور ہزارہ کے رہنے والے تھے 1955ء میں پیدا ہوئے ،چوہان برادری سے تعلق رکھتے تھے ،ابتدائی تعلیم وہیں سے حاصل کی اور مزید دینی تعلیم کے لیے گوجرانوالہ کی زرخیز

سرزمین کا انتخاب کیا' جامعہ محمدیہ اور جامعہ اسلامیہ کے شیوخ مثلاً حافظ محمد گوندلوی ،مولانا ابوالبرکات احمد مدراسی ،مولانا عبداللہ ،مولانا حافظ عبدالمنان نورپوری اور عبدالحمید ہزاروی صاحب رحمہم اللہ وغیرہ سے فیض یاب ہوئے۔

آپ نے اپنی دعوت وتبلیغ کا مرکز خان پور کو چنا،آپ ۲۷ جولائی ۱۹۷۴ء کو خان پور تشریف لائے اور ساری زندگی جہاں ہی بسر کردی، ساٹھ کے قریب مساجد خان پور اور اس کے گردونواح میں تعمیر کروائیں' آپا ایک نڈر اور بے باک خطیب تھے' آپ نے دنیا بھر کے تبلیغی دورے کئے جن میں سعودی عرب ، برطانیہ، افغانستان، مصر، بنگلہ دیش، متحدہ عرب امارات اور ترقی وغیرہ شامل ہیں' آپ نے یکم مارچ 2013ء بروز جمعۃ المبارک کو انتقال فرمایا' وصیت کے مطابق آپ کو آپ کے آبائی علاقہ ہری پور میں دفن کیا گیا' یقیناً آج آپ اس دنیا میں موجود نہیں ہیں مگر آپ کا جامعہ آپ کی نیکیوں کا ایک ایسا دفتر ہے جو کبھی بند نہیں ہوگا بلکہ آپ کے لیے ہمیشہ صدقہ جاریہ رہے گا۔

پھر اس کے جاتے ہی یہ دل سنسان ہو کر رہ گیا
اچھا بھلا اک شہر تھا ویران ہو کر رہ گیا

جامعہ محمدیہ خان پور میں ہمارا استقبال جامعہ کے شیخ مولانا حافظ محمد عاصم شاہین صاحب نے کیا' قاری عبدالصمد صاحب کے بھانجے قاری سیف اللہ صاحب جو کہ جامعہ میں مدرس بھی ہیں نے ہماری بڑی محبت سے ضیافت کی' شاہین صاحب نے ادارے کا وزٹ کروایا اور ساتھ ساتھ بتایا کہ جامعہ کا رقبہ تین ایکٹر پر مشتمل ہے جس میں للبنین اور للبنات دونوں شعبوں میں تعلیم کا سلسلہ جاری ہے طلباء وطالبات کی مجموعی تعداد چھ سو کے قریب ہے' معلمین ومعلمات کی تعداد ۴۵ ہے۔ جامعہ کی وسیع لائبریری کو دیکھ کر اہل جامعہ کی علم دوستی کا ذوق بھی دیکھنے کو ملا، شاہین صاحب نے مزید بتلایا کہ جامعہ میں کئی ایک شعبہ جات میں کام جاری ہے جیسے شعبہ تحفیظ ،شعبہ درسی نظامی ،شعبہ دعوت واصلاح ،شعبہ تعمیر مساجد، شعبہ خدمت خلق ،شعبہ دارالافتاء اور فری ڈسپنسری وغیرہ۔

سورج بڑی تیزی سے اپنی روشنی مدھم کرتا ہوا مغرب کی طرف رواں تھا مگر ہمارا سفر مشرقی جانب احمد پور شرقیہ کی طرف تھا' ہم مولانا حافظ محمد عاصم شاہین صاحب اور قاری سیف اللہ صاحب

سے اجازت لے کر احمد پور شرقیہ کی طرف نکل پڑے' اب ہمیں اوچ شریف کی ایک جانب سے گزر کر ھتھیجی (صدیقہ آباد) پہنچنا تھا جو ہماری جامع مسجد کے مدرس قاری ابوبکر صاحب کا گاؤں ہے، 5 بجے کے قریب ہم قاری صاحب کے گاؤں میں پہنچ گئے' قاری صاحب کے والد محترم جناب حضور احمد صاحب جو کہ محکمہ ہیلتھ سے ریٹائرڈ ہیں، ہم سے بڑی محبت کرتے ہیں اکثر رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہمارے پاس آکر حاصل پور میں گزارتے ہیں آپ ان کی دینی محبت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے کل چھ بیٹے ہیں قاری ابوبکر، حافظ عمر، حافظ عثمان، حافظ علی، حافظ انس اور معاویہ، معاویہ کے علاوہ سب کے سب حافظ قرآن ہیں' معاویہ بھی حفظ کر رہا ہے' حافظ علی اور حافظ انس درس نظامی مرکز البدر بہاولپور میں کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے تمام بچوں کو دین کا عالم اور خادم بنائے' اپنے والدین کا تابعدار اور خدمت گزار بنائے۔

قاری صاحب کے گاؤں میں تمام برادران نے بڑی محبت اور خلوص سے پرتکلف کھانا پیش کیا، قاری صاحب کے دیگر اعزو اقارب مثلاً محمد نواز صاحب، غلام رسول صاحب اور محمد عدنان صاحب سے بھی ملاقات ہوئی' قاری صاحب کے والد محترم نے تحائف کے ساتھ ہمیں دعائیں دیتے ہوئے مغرب کے بعد رخصت کیا' اللہ تعالیٰ ان کے گھر بار میں ہمیشہ رحمتوں برکتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

ھتھیجی سے اب بہاولپور کی طرف سفر شروع ہو چکا تھا، تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد ہم بہاولپور میں عیدگاہ کے قریب مولانا عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ کی یادگار ادارے جامعہ محمدیہ میں پہنچ گئے۔ وہاں ہمیں استاد محترم شیخ عبداللطیف بن عطاء اللہ حفظہ اللہ سے ملاقات کرنی تھی' استاد محترم اس وقت جامعہ محمدیہ مرکز البدر شکارپوری گیٹ کے شیخ الحدیث اور مدیر ہیں' جماعۃ الدعوۃ کی طرف سے جنوبی پنجاب کے تمام مدارس کے نگران بھی ہیں' آپ کوٹ گجراں ملتان کے رہنے والے ہیں، گجر برادری سے تعلق رکھتے ہیں، آپ نے ابتدائی دینی تعلیم جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے حاصل کی اور پھر مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب سے کلیۃ الحدیث میں سند فراغت حاصل کی' آپ نے ملتان سے ایم عربی (گولڈ میڈلسٹ) کیا' اور ہمارے اس میگزین کے سرپرست اور مفتی بھی ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کے

علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔آمین!

مرکز البدر میں پہنچتے ہی ہماری ملاقات محترم حبیب الرحمٰن بھائی سے ہوئی جو تیرہ سولنگ یزمان سے تعلق رکھتے ہیں' آجکل محترم رانا عمر فاروق صاحب کے سائق کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں' شیخ صاحب نے بڑی محبت کے ساتھ کولڈ ڈرنک پیش کرتے ہوئے وقت دیا' کچھ دیر باتیں ہوئیں اور ہم شکریہ ادا کرتے ہوئے واپسی اپنے شہر حاصل پور کے لیے روانہ ہوگئے۔اس دو دن کے سفر میں ہر ساتھی کا ایک ہے شکوہ تھا:

اتنی مدت میں تو کلیاں بھی نہیں مرجھاتیں
ادھر آئے ہو،ادھر کوچ کی تیاری ہے

اور راقم نے بھی زبان حال سے یہ کہہ کر اپنا سفر جاری رکھا:

اڑتے ہوئے پرندوں کو کوئی قید نہیں کرسکتا فرازؔ
جو اپنے ہوتے ہیں وہ خود ہی لوٹ آتے ہیں

بحرحال ہم الحمدللہ بخریت رات 10 بجے اپنے گھر حاصل پور پہنچ چکے تھے۔

تحریر میں کہاں سمٹتے ہیں دلوں کے درد
یونہی دل کو بہلا رہے ہیں کاغذوں کے ساتھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیرۃ النبی ﷺ

نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارکہ

تحریر.....حافظ زبیر الرحمٰن انچارج محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر حاصل پور

نبی کریم ﷺ کے حلیہ مبارک پر چند احادیث مبارکہ پیش خدمت ہے:

①.....آپ ﷺ گورے چٹے، رنگ جاذب وخوشنما چہرے اور درمیانے قد والے تھے۔
(صحیح مسلم:۲۳٤۰)

آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چاند جیسا (خوبصورت) تھا۔ (صحیح بخاری:۳۵۵۲)

آپ ﷺ کے بال بہت زیادہ کالے تھے۔ (مسند احمد:۱٦٦۰۳) صحیح

آپ ﷺ کی داڑھی کے بال مبارک بھی بہت زیادہ تھے۔
(صحیح مسلم:۲۳٤٤)

نبی ﷺ کے سر کے کچھ بال سفید تھے۔ (صحیح بخاری:۳۵٤٤)

آپ ﷺ کے نچلے ہونٹ کے نیچے اور ٹھوڑی کے درمیان کچھ بال سفید تھے۔
(بخاری:۳۵٤۵)

آپ ﷺ کا ہاتھ ریشم سے نرم اور بے حد خوشبودار تھا۔ (بخاری: ۳۵٦۱)

آپ ﷺ کی داڑھی سے نیچے کا بالائی حصہ بھرا ہوا تھا۔ جسم سفید گندمی، سرمگیں آنکھیں، خوبصورت (موتیوں جیسے) دانت، خوبصورت گول چہرہ تھا۔
(شمائل الترمذی:٤۱۲) حسن

سر کے بالوں کی مانگ درمیان سے نکالتے تھے۔ (بخاری :۳۵۵۸)

سورج و چاند جیسا اور گول چہرہ مبارک، کندھے پر کبوتری کے انڈے جیسی مہر نبوت تھی۔
(صحیح مسلم : ۲۳٤٤)

آپ کی پنڈلیاں اور پاؤں کے تلوے پُر گوشت اور مضبوط تھے اور تھوڑے گوشت کی ایڑیوں والے تھے۔ سر مبارک بڑا مضبوط اور ہڈیوں کے جوڑ چوڑے تھے سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی لمبی باریک لکیر تھی۔ صحیح مسلم :۲۳۳۷ والترمذی :۳۶۳۷، حسن

آپ ﷺ مونچھیں کاٹ کر انتہائی پست کرتے حتی کہ بسا اوقات سفیدی نظر آتی۔

طبقات ابن سعد :۱:۴۴۹، صحیح

آپ ﷺ کا پسینہ بے حد خوشبودار تھا۔ بخاری :۳۵۶۱۔

2.....ابواسحاق (سبیعی) سے مروی ہے کہ:

((سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لاَ بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ)) [البخاری، المناقب (۳۵۵۲)]

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ انھوں نے فرمایا نہیں بلکہ چاند جیسا تھا۔''

③.....سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان کے سامنے ایک شخص نے کہا کہ آپ ﷺ کا چہرہ تلوار جیسا تھا انھوں نے فرمایا:

«لَا ، بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا» .

''آپ کا چہرہ تلوار جیسا نہیں بلکہ سورج اور چاند جیسا تھا اور گولائی میں تھا۔''

[مسلم، الفضائل، باب شبيه ﷺ (۲۳۴۴)]

④.....حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ حد درجہ رحم دل، شیریں کلام، اور خوش اخلاق تھے۔ آپ اپنے پاس بیٹھنے والوں کیساتھ بڑی شفقت سے گفتگو کرتے اور اسے یہ موقع دیتے کہ وہ کھل کر اپنے دلی جذبات کا اظہار کر سکے اب ذرا دیکھیے کہ رسول اللہ ﷺ ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کس طرح محو گفتگو ہوتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی دونوں آنکھوں پر نیل پڑے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ کی دونوں آنکھوں پر نیل کیسے پڑا..؟ انھوں

نے کہا: میں نے اپنے خاوند سے کہا تھا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ چاند میری گود میں آ گرا ہے تو اس نے مجھے تھپڑ رسید کر دیا اور غصے سے کہا: کیا تو یثرب کے بادشاہ کے خواب دیکھ رہی ہے..؟ وہ کہتی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس وقت انتہا درجے کا بغض تھا کیونکہ انھوں نے میرے والد اور میرے خاوند کو قتل کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ مجھے مسلسل دلاسہ دیتے رہے اور فرمایا:

''صفیہ تیرے باپ نے میرے خلاف عربوں کو جمع کیا اور طرح طرح کی ریشہ دانیاں کیں۔''

آپ کے اس ہمدردانہ اور شفقت بھرے سلوک کی وجہ سے میرا دل بالکل صاف ہو گیا۔

[مجمع الزوائد الهيثمى (١٥٣٧٣)]

⑤.....سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کے متعلق روایت مروی ہے:

«كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ» .

''رسول اللہ ﷺ سفید رنگ والے تھے گویا آپ کو چاندی سے ڈھالا گیا تھا۔''

[دلائل النبوة للبيهقى (١/ ٢٤١)(١٨٨)]

⑥.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک کا اگلا حصہ سفید ہو گیا تھا اور جب آپ ﷺ تیل لگاتے تو سفیدی ظاہر نہ ہوتی اور جب آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی ظاہر ہو جاتی اور آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کے بال بہت گھنے تھے ایک آدمی کہنے لگا کہ آپ ﷺ کا چہرہ اقدس تلوار کی طرح ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ نہیں بلکہ آپ ﷺ کا چہرہ اقدس سورج اور چاند کی طرح گولائی مائل تھا اور میں نے مہر نبوت آپ کے کندھے مبارک کے پاس دیکھی۔ ((كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ))

''جس طرح کہ کبوتر کا انڈہ اور اس کا رنگ آپ کے جسم مبارک کے مشابہ تھا۔''

[مسلم ، الفضائل ، باب اثبات خاتم النبوة وصفته ومحله من جسده (٦٠٨٤)]

⑦.....نبی علیہ السلام سفر پر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ نکلے راستے میں بھوک محسوس ہوئی ایک خیمہ میں آئے وہاں ایک عورت موجود تھی اس سے پوچھا کچھ کھانے کو ہے اس نے کہا نہیں تو آپ نے

پوچھا اس بکری کا دودھ نکالنے کی اجازت دے دو وہ عورت بولی میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر دودھ دیتی ہے تو نکال لو آپ نے دعا فرمائی اس کے تھنوں کو ہاتھ لگایا اسکے تھن دودھ سے بھر گئے اپنے ساتھیوں کو پلایا خود پلایا اس عورت کے گھر کے سارے برتن بھر گئے شام کو خاوند گھر آیا اس نے سوال کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے تو اس نے سارا واقعہ کہہ سنایا تو وہ کہنے لگا اس کا حلیہ بیان کرتو پھر ام معبد نے نبی علیہ السلام کا حلیہ بیان کیا

رَأَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ ، میں نے ایک آدمی دیکھا جس کا رنگ نکھرا ہوا

أَبْلَجَ الْوَجْهِ ،	تابناک چہرہ
حَسَنَ الْخَلْقِ ،	خوبصورت بناوٹ
لَمْ تَعِبْهُ ثَجْلَةٌ ، ،	نہ بڑھا ہوا پیٹ
وَلَمْ تُزْرِيهِ صَعْلَةٌ	اور نہ بہت بڑا سر
وَسِيمٌ قَسِيمٌ ،	کھلا ہو خوبصورت مکھڑا
فِي عَيْنَيْهِ دَعِجٌ	سرمگیں آنکھیں
وَفِي أَشْفَارِهِ	باریک ہونٹ
وَفِي صَوْتِهِ صَهَلٌ	بارعب آواز
وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ	صراحی نما خوبصورت لمبی گردن
وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ	گھنی داڑھی
أَزَجُّ أَقْرَنُ	باریک اور دراز ابرو
إِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَار	خاموش ہوں تو پروقار نظر آئیں
وَإِنْ تَكَلَّمَ سَمَاهُ وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ	گفتگو فرمائیں تو عالیشان اور پرکشش
أَجْمَلُ النَّاسِ وَأَبْهَاهُ مِنْ بَعِيد	دور سے آپ خوبرو اور دلنشیں نظر آئیں
وَأَحْسَنُهُ وَأَجْمَلُهُ مِنْ قَرِيب	قریب سے دیکھیں تو سب سے بڑھ کر حسین وجمیل
حُلْوُ الْمَنْطِقِ	شیریں گفتگو

فصْلًا لَا نَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ بات دوٹوک نہ اختصار اور نہ زیادہ بول

كَأَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ يَتَحَدَّرْنَ

بولیں تو یوں محسوس ہو جیسے لڑی سے موتی گر رہے ہیں۔

رَبْعَةٌ لَا تَشْنَأَهُ مِنْ طُولٍ وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ

درمیانہ قد نہ اتنا لمبا کہ ناگوار لگے اور نہ اتنا چھوٹا کہ آنکھوں میں نہ جچے۔

وَأَحْسَنُهُمْ قَدْرًا معزز ترین

لَهُ رُفَقَاءُ يُحُفُّونَ بِهِ آپ کے رفقا آپ کے گرد ہالے کی طرح

إِنْ قَالَ ﷺ سَمِعُوا لِقَوْلِهِ آپ کی بات بڑے غور سے سنیں

وَإِنْ أَمَرَ تَبَادَرُوا إِلَى أَمْرِهِ

اگر حکم فرمائیں تو ماننے میں ایک دوسرے سے جلدی کریں۔

ابو معبد نے یہ حلیہ سن کر کہا اللہ کی قسم یہ وہی قریش کا آدمی ہے جس کا تذکرہ ہر زبان پر ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اس کی خدمت میں حاضری دوں اگر کوئی راستہ نکلا تو میں ضرور جاؤں گا۔

[مستدرك حاكم ٣/ ١٠ (٤٢٧٤) حسن]

⑧.....حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ دوڑتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئے اور مشہور ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھوں۔ جب میری نظر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور پر پڑی تو میں جان گیا کہ:

((أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُونَ الجَنَّةَ بِسَلَامٍ))

''یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر پہلی مرتبہ یہ بات فرمائی کہ اے لوگو! سلام کو رواج دو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور رات کو جب لوگ

سو جائیں تو نماز پڑھا کرو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔''

[ترمذی أبواب صفة القيامة والرقائق والورع (٢٤٨٥)صحيح]

⑨.....حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ صادقہ کی مداح سرائی' حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے کچھ یوں کہتے ہیں:

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنٌ
وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْخُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

میری آنکھوں نے آج تک ان جیسا کوئی دیکھا ہی نہیں ہے میں نے ان سا حسین وجمیل خوبرو، خوبصورت نہیں دیکھا ایسے محسوس ہوتا ہے کہ رب نے ہر عیب سے پاک بنایا ہے گویا آپ جس طرح کہتے گئے اس طرح رب بناتا گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ صادقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

لَنَا شَمسٌ وَ لِلآفَاقِ شَمْسٌ
شَمْسِی خَيْرٌمِنْ شَمْسِ السَّمَاءِ

شَمْسُ السَّمَاءِ تَطْلُعُ بَعْدَ الْفَجْرِ
وَ شَمْسِی تَطْلُعُ بَعْدَ الْعِشَاءِ

''ایک آسمانوں کا سورج ہے ایک ہمارا سورج ہے، ہمارا سورج آسمان کے سورج سے بہتر ہے۔ آسمان کا سورج فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے اور ہمارا سورج عشاء کے بعد چمکنا شروع ہوتا ہے جب آسمان کا سورج غروب ہو جاتا ہے۔ یہ ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔''

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیزانِ رسول ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد

تحریر.....محمد عظیم حاصل پوری

بیٹی کے شوہر کو داماد کہتے ہیں، سلجھے معاشرے میں داماد کا رتبہ ایک بیٹے کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ سمجھا جاتا ہے، رسول اکرم ﷺ کی بھی چار بیٹیاں تھیں، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا، سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے ایک داماد کے نکاح میں تھیں اسطرح آپ ﷺ کے تین داماد تھے جن کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

①.....سیدنا ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ

نام.....: سیدنا لقیط یا مہشم یا ہشم ولدیت.....: ربیع بن عبدالعزیٰ کنیت.....: ابوالعاص

قبولیت اسلام.....: فتح مکہ سے چند روز قبل مدینہ میں اسلام قبول کیا۔

شادی.....: سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ کے بیٹے یعنی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے، ان کے جوان ہوتے ہی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے انکے ساتھ اپنی بڑی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کی شادی کر دی۔

اولاد.....: زینب اور ابوالعاص کی اولاد میں ایک بیٹا علی اور ایک بیٹی امامہ تھی۔

وفات.....: ذوالحجہ ۲۳ھ کو انتقال فرمایا۔

فضائل.....: اگرچہ ابوالعاص کا عہد رسالت کا زیادہ زمانہ حالت کفر میں گزرا لیکن انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمیشہ بھلائی کی اور آپ ﷺ نے بھی ہمیشہ ان کا ذکر خیر کے ساتھ ہی کیا۔

الاصابة (۷/ ۱۲۰)

②.....سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

نام.....: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ولدیت.....: عفان بن ابی العاص کنیت.....: ابوعمرو، ابوعبداللہ

لقب.....:غنی، ذوالنورین اعزاز.....:دوہرے داماد

قبولیت اسلام.....: آغاز اسلام میں ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دعوت پر مسلمان ہو گئے تھے۔

شادی.....: سب سے پہلے رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کی پھر غزوہ بدر کے بعد ان کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی اپنی دوسری بیٹی ام کلثوم سے کر دی اس طرح عثمان رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوہرے داماد بنے اور ذوالنورین کا لقب پایا۔

شہادت.....:۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ بروز جمعۃ المبارک، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھایا۔

الاصابہ ت(٥٤٦٤)الاستیعاب ت(۱۷۹۷)

فضائل.....: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی اس راستے سے ایک شخص آئے گا وہ جنتی ہے تو حضرت عثمان بن عفان آئے، فرشتے بھی آپؓ سے حیا کرتے تھے۔

فضائل الصحابة لاحمدبن حنبل(۷۳۲)

③..... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

نام.....: سیدنا علی رضی اللہ عنہ ولدیت.....: ابوطالب کنیت.....: ابوالحسن اور ابوتراب

لقب.....: حیدر قبولیت اسلام.....: لڑکوں میں سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا

شادی.....: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پہلی شادی ہوئی۔

وفات.....: رمضان المبارک ۴۰ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھانے کے لیے نکلے، مسجد میں پہنچے تو عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی، جو مسجد میں چھپا ہوا تھا، نے آپ رضی اللہ عنہ پر تلوار سے حملہ کر دیا، دو تین دِن آپ رضی اللہ عنہ زندہ رہے لیکن اٹھارہ یا انیس رمضان المبارک کو جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی، انتقال کے وقت بروایت صحیح تریسٹھ سال کی عمر تھی۔ مدتِ خلافت: ۴ سال ۹ مہینے۔

فضائل.....: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے علی، عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم اور یہ بہترین بدلہ ہے۔''

صحیح الجامع للالبانی(۱۵۹۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصلاح زبان وبیان

ہیلو کہنے سے پرہیز کریں

Avoid to Say "Hello"

انجینئر مرزا محمد عامر شہزاد حاصل پور

مسلمان کے مسلمان پر قرآن واحادیث میں جو حق بیان ہوئے ہیں اُن میں سے سب سے پہلا جو حق مسلمان کا مسلمان پر ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو وہ اُس کو سلامتی کی دعا دے۔جیسا کہ حدیث میں ہے: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں کہ جب تم اس سے ملے تو سلام کہو۔''(رواہ مسلم)

دوستو.....!اسلام باہمی اخوت کا دین ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے﴿ اِنَّمَاالْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ﴾ مومن بھائی بھائی ہیں۔آج کے اس پر فتنے دور میں جہاں مسلمان پہلے ہی بہت سی برائیوں میں شامل ہے اسی دور میں اسلام کے دشمن کی بھی مکمل طور پر یہ سوچ ہے کہ مسلمان ایسا کو یہ عمل نہ کرے جو عمل اس کی نجات کا باعث بن جائے۔

(Hello کہنے سے روک جاؤ میرے بھائیو)

لفظ ہیلو آج ہمارے معاشرے میں اتنا عام ہو چکا ہے کہ اس لفظ کے استعمال کی وجہ سے ہم اپنے چھوٹے بڑے ،ماں باپ،استاد ،اور ہر دوسرے کو بلانے کا احترام بھول گئے ۔افسوس صد افسوس.....اور افسوس ہے اس بات پر کہ آج کا ایک پڑھا لکھا انسان بھی اس لفظ کو بولتا ہے اور بات یہاں تک سامنے آئی کہ بہت سے پڑھے لکھے افراد اس لفظ کو استعمال کرنا اچھا سمجھتے ہیں جب کہ اسلام وعلیکم سے نفرت کرتا ہے۔آج موبائل جو دو لوگوں کے درمیان ابلاغ (Communication) کا ذریعہ ہے کال کی یا کال آئی اسلام وعلیکم نہیں کہہ Hello۔

اگر دوست کو کال کی تو ہیلو اگر ماں کو کال کی تو ہیلو اگر استاد کو کال کی تو ہیلو مطلب یہ کہ ہم نے اسلام وعلیکم کی جگہ ہیلو کو استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔

Hello کی حقیقت

لفظ Hello جس کا مطابق پُکارنا یا کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ہے مطلب کے لحاظ سے بیشک یہ لفظ بُرا نہیں لیکن کسی حد اس لفظ کے مطلب سے گندگی کی بُو بھی آتی ہے یعنی Hell جس کا مطلب چونکہ جہنم ہوتا ہے۔

اور ایک اور تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ انگریز جب اپنے کُتے کو آواز دیتا ہے تو وہ اُسے بھی Hello کہہ کر پکارتا ہے لیکن افسوس ہے اِس بات پر کہ ہم نے کسی عزت کا لحاظ نہ کیا۔

تو اسی لیے میرے بھائیو: جب ہم کسی کو ملتے ہیں یا کسی کو اپنی طرف بلاتے ہیں بجائے اس ہیلو کہنے کے (السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته) اس سے محبت پیدا ہوتی ہے آپؐ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دیں اس سے اللہ تعالی اس انسان کی نیکیوں میں تیس نیکیاں لکھ دیتا ہے (ابوداؤد، والترمذی)

اور میں اپنے مسلمان بھائیوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ ہیلو کہنا چھوڑ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کو اپنائیں گے، میں اللہ سے دعا کرتا کہ اللہ ہمیں اسلام کی کہی ہر بات عمل کرنے والا بنادے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تراشے

محبت رسول ﷺ

میاں شہباز شاکر (حال مقیم سعودی عرب)

فرمان الٰہی:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے نبی کریم (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو!۔'' (الاحزاب:٥٦)

فرمان رسول ﷺ:

''قیامت والے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو لوگوں میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔'' سنن ترمذی (٤٨٤) حسن

بزرگوں کی باتیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں اپنے ماموں عاص بن ہشام بن ہبیرہ کو قتل کر کے محبت رسولؐ کا ثبوت دیا۔ سیرت ابن هشام (٢/ ٣٢٤)

جنرل نالج:

سوموار کے روز نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی اسی لیے آپ ﷺ اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے۔
صحیح مسلم ، الصیام (١١٦٢)

کلام شاعر:

تکمیلِ معرفت ہے محبت رسولؐ کی
ہے بندگی خدا کی اطاعت رسولؐ کی

اتنی ہی آرزو ہے بس اے رب دو جہاں
دل میں رہے شہباز کے محبت رسولؐ کی

یٰاَیُّھَا قَالَمُوْسٰی — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ

کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ
کے زیر اہتمام

گھر بیٹھے دینی مسائل کا حل
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی طرز پر

فہم اسلام کورس

ان شاء اللہ

زیر صدارت
محترم جناب شیخ قاری صہیب احمد میر محمدی صاحب
فاضل مدینہ یونیورسٹی

زیر سرپرستی
محترم جناب قاری سلمان احمد محمدی صاحب
فاضل قرأت سبعہ عشرہ

محترم جناب شیخ قاری احمد صدیق صاحب
فاضل مدینہ یونیورسٹی

زیر نگرانی
محترم جناب شیخ قاری عبداللہ اسد صاحب
فاضل مدینہ یونیورسٹی

محترم جناب شیخ قاری عبدالرؤف صاحب
فاضل مرکز التربیہ الاسلامیہ

داخلے کی آخری تاریخ
15 دسمبر 2015

مدت کورس
4 ماہ

داخلہ فیس
1500 روپے

انعامات
پہلا انعام 15,000 روپے
دوسرا انعام 10,000 روپے
تیسرا انعام 5,000 روپے

نوٹ
☆ کورس میں 80 فیصد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کو سند دی جائے گی۔
☆ 70 فیصد نمبر حاصل کرنے والے ہر طالب علم کو مختصر صحیح بخاری اعزازی انعام کے طور پر پیش کی جائے گی۔
☆ کورس میں تعلیم یا عمر کی کوئی قید نہیں
☆ کورس طلباء اور طالبات دونوں کے لیے ہوگا۔
☆ کورس حاصل کرنے کے لیے اپنا مکمل ایڈریس نیچے دیے گئے نمبر پر سینڈ کریں

0333-4459190

خطاب: حافظ محمد ریاض حسین محمدی
کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ مرکز البدر بونگہ بلوچاں
0306-4459190
0301-6250036
نزد پھونگر تحصیل پتوکی ضلع قصور
ABSAMS36@Gmail.com

A.J محمد جاوید صدیق لاہور 0307-4317062 0331-4026745 ڈیزائننگ محمد ابوبکر جاوید 0332-8483601

قارئین کرام! مجلہ "المحمدیہ" خود پڑھیے..... دوست واحباب کو تحفہ میں دیجیے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

IATA

TRAVEL AGENTS TAAP ASSOCIATION OF PAKISTAN

Capital

Travels Services

Tours & Tourism

عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والوں کے لیے
ہر ممکن سہولت پر مشتمل مختلف پیکجز

السعودیۃ SAUDIA · Emirates · PIA · air QATAR AIRWAYS blue · malaysia AIRLINES · SHAHEEN AIR

اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے تمام ائیر لائنز ٹکٹ کی بکنگ

- Economy Package
- Budget Package
- Economy Plus Package
- Economy + Gold Package
- 3-Star Package
- 7 Days - 15 Days - 21 Days - 28 Days Umarh Packages

ویزہ پروسیسنگ، حج وعمرہ اور دبئی، تھائی لینڈ، سنگاپور، ملائشیا وغیرہ کے وزٹ ویزے
اور ورکنگ ویزے کی معلومات کیلئے تشریف لائیں

کیپٹل ٹریولز

ندیم انور گورائیہ 0300-6813051

حسینی چوک بغداد روڈ حمائتیاں بہاولپور
Cell:0300-6813051 - 0341-1110007 E-mail:nadeemanwar187@gmail.com

Main Office: 113, 1st Floor Benazir Plaza,Jinnah Avenue Blue Area
Islamabad Tel:051-2803127 www.capitaltravels.net

ملنے کا پتہ

امین پور بازار بالمقابل بینک آف پنجاب فیصل آباد پاکستان 041-2647308 - 0321-6607308

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان 0333-6607308 - 0300-8658535

e-mail: islamicbookcompany@gmail.com

اسلامک بک کمپنی